سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 22-نومبر 2021

(یوم الاثنین، 16-ربیع الثانی 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: سینتیسواں اجلاس

جلد 37 : شمارہ 3

123

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔نومبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

125

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سینتیسواں اجلاس

سوموار ،22۔نومبر 2021

(یوم الاثنین،16۔ربیع الثانی 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2بج کر53منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

سورۃ الاعلیٰ۔ آیات نمبر(14تا19)

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہ بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم) ہے(18)(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مُفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی اِس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ درُوں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
جس کی رحمت سے تقدیرِ انساں کُھلے اُس کی جانب ہی دروازہء جاں کُھلے
جانے عمرِ رواں لے کے جاتی کہاں خیر سے مُجھ کو خیر البشر مل گیا
اُن کا دیوانہ ہوں اُن کا مجذوب ہوں کیا یہ کم ہے کہ میں اُن سے منسوب ہوں
سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک مجھ کو اتنا تو زادِ سفر مل گیا
جب سے مجھ پر ہُوا مصطفٰے کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

تعزیت

معزز ممبر چودھری لیاقت علی کے بڑے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہمارے معزز ممبر پنجاب اسمبلی چودھری لیاقت علی کے بڑے بھائی عطا محمد کا انتقال ہوا ہے تو مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: ہمارے اس معزز ایوان میں سٹی سکول گوجرانوالہ کیمپس کے طلباء آئے ہوئے ہیں جنہیں ہم welcome کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اجلاس دیر سے شروع ہوا ہے اور آپ بڑی دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سٹی سکول گوجرانوالہ کیمپس کے طلباء کی پوری طرح خاطر تواضع کی جائے اور انہیں ایسے نہ بھیجا جائے۔

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں لہذا سوال نمبر 1165 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں تو اس سوال نمبر 1168 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 1271 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس ودیگر ٹیکسز کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*1271: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس ادا کرتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں 16۔2015 اور 18۔2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی ریکوری ہوئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ میں 18۔2017 اور 17۔2016 میں کتنا لگژری ٹیکس جمع ہوا ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں سینما گھروں / تھیٹرز سے کتنا ٹیکس موصول ہوتا ہے اور کس کس تھیٹر و سینما سے کتنی آمدن موصول ہو رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس ادا کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل ٹیکس گزاران پراپرٹی ٹیکس	21401
کل ٹیکس گزاران پروفیشنل ٹیکس	17710

(ب) ضلع ساہیوال میں 16-2015 اور 18-2017 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	ریکوری
1	2015-16	9,51,71,953
2	2017-18	10,95,39,045
	میزان	20,47,10,998

(ج) صوبہ میں 17-2016اور18-2017میں جمع شدہ لگژری ٹیکس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام سینما ہال مورخہ 18اکتوبر2013 سے 31دسمبر2016تک انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ تھے اس کے علاوہ تمام نئے تعمیر شدہ سینما ہالز کو 5سال کے لئے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن تاحال سینما ہالز سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی شروع نہ ہو سکی ہے جبکہ تھیٹرز پر 20فیصد کی شرح سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں تھیٹرز سے وصول ہونے والی انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی از جولائی 2018تا فروری2019کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فرینڈز تھیٹر -/2,94,500روپے

2۔ میرین تھیٹر -/3,35,000روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میرا سوال ساہیوال سے متعلق ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کا جو ریٹنگ ایریا بڑھایا ہے اس کا کیا معیار ہے کیونکہ جو چکوک انہوں نے "نئے پاکستان" میں شامل کئے ہیں اور لوگوں کو ٹیکس دینے پر مجبور کر رہے ہیں تو جو نیا ریٹنگ ایریا انہوں نے declare کیا ہے وہ کن بنیادوں پر کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، چلیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! ریٹنگ ایریا کے حوالے سے جو کمی بیشی ہوتی ہے، محکمہ ایکسائز اور محکمہ لوکل گورنمنٹ والے مل کر decide کرتے ہیں۔ جو بھی ریٹنگ ایریا بنایا جاتا ہے اس کے شیڈول موجود ہیں جس میں residential کا علیٰحدہ شیڈول ریٹ ہے اور کمرشل کا علیٰحدہ شیڈول ریٹ ہے۔ اس سوال میں معزز ممبر نے چکوک کا ذکر نہیں کیا تھا اور اگر وہ کر دیتے تو ہم ان چکوک کے حوالے

سے رٹینگ ایریا کے حساب سے شیڈول ریٹ بتا دیتے۔ اگر وہ specifically چکوک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں specifically پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں چک نمبر 9-L/89, 6-R/94, 6-R/89 کیمر، 9-L/119 اور 9-L/118 وغیرہ جیسے گاؤں، چکوک اور دیہات کو رٹینگ ایریا میں شامل کر دیا ہے۔ چونکہ محکمہ ایکسائز نے ساہیوال کے ان چکوک کے لوگوں پر ٹیکس لگایا ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس ابھی جواب نہیں ہے تو میرے سوال کو pending فرما دیں اور اسی سیشن میں ان سے جواب منگوا لیں۔

جناب سپیکر: ایکسائز کے سیکرٹری صاحب یہاں پر آئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس وقت ملک سے باہر ہیں اور گیلری میں ڈی جی صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: دو تین چیزیں ہیں جو میں چاہ رہا ہوں کہ اگر تو یہ دیہات ہیں تو دیہاتوں پر میرا خیال ہے کہ کوئی ٹیکس نہیں ہے کیونکہ میں نے آج تک نہیں سنا۔ کیا کوئی نیا سسٹم بنا ہے کہ دیہاتوں پر بھی ٹیکس لگانا ہے؟ چیمہ صاحب! آپ کا بھی اپنا دیہات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! کچھ دیہات ایسے ہوتے ہیں جو ریونیو ریکارڈ میں تو دیہات ہوتے ہیں لیکن شہروں کے بالکل قریب آ جاتے ہیں اور وہ تقریباً semi-commercial type and residential type بن جاتے ہیں جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہو گا کہ سوسائٹیاں بنتی تو دیہات میں ہیں لیکن وہ شہروں کے مضافات میں ہوتی ہیں۔ یہ جن چکوک کا ذکر کر رہے ہیں ان کا ذکر ان کے سوال میں نہیں تھا تو ہم انہیں اس علاقے کے proper scheduled rates کی پوری کاپی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مہیا کر دیتے ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی سوال ہوا تو پھر یہ نئے سرے سے اپنا سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اس دوران آپ محکمہ سے مکمل detail لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دوسرا یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں تو اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بہت زیادہ یہ چیز سامنے آ رہی ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں لیکن اب تو خیر یونیورسٹیوں میں بھی نارکوٹکس کے حوالے سے بہت عام چیز ہو گئی ہے۔ کوئی گولیاں فروخت ہو رہی ہیں اور اسی طرح کی کوئی چیزیں فروخت ہو رہی ہیں تو اس کے اوپر action ہونا چاہئے۔ کوئی سسٹم بننا چاہئے کیونکہ آپ کا محکمہ ہے اور اوپر وفاقی محکمہ بھی ہے تو آپ کو مِل جُل کر کچھ کرنا چاہئے اور as a policy ہونا چاہئے۔ نہیں تو یہ جس طرح پھیل رہا ہے تو یہ بڑا ہی unfortunate ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور سُن بھی رہے ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہو رہا اور اس معاملے کے اُوپر محکمہ نے کب serious ہونا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں کہ واقعی ہماری سوسائٹی کا بڑا المیہ ہے کہ یہ چیز بڑھتی جا رہی ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: میری یہ بات سیکرٹری ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول بھی سُن رہے ہیں تو اسے حکومتی سطح پر کچھ کرنا چاہئے کیونکہ یہ معاملہ بڑا serious ہوتا جا رہا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب تو آئے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر ڈی جی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ڈی جی صاحب بیٹھے ہیں اور سیکرٹری صاحب نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بھی آنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ڈی جی صاحب پر ہی گزارہ کر لیں۔

(اس دوران سیکرٹری ایکسائز، ٹیکسیشن اینڈ نارکوٹکس کنٹرول گیلری میں داخل ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب اب آئے ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ہم بات یہ کر رہے تھے، اس وقت آپ کے ڈی جی صاحب بھی سن رہے ہیں کہ خاص طور پر سکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں نشہ فروخت ہو رہا ہے لیکن اس کے سدباب کے لئے آپ کے محکمے کی طرف سے کچھ ہو رہا ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کی طرف کوئی تحرک ہو رہا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی حکومت کو اس کے لئے مل کر effort کرنا پڑے گی۔ جس طرح یہ نشہ پھیل رہا ہے اس سے بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے لہٰذا اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آپ کی observation بالکل درست ہے اور اس سلسلے میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی کارروائی کرتا رہتا ہے اور جہاں کہیں پولیس کو اطلاع ملتی ہے پولیس بھی کارروائی کرتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے خصوصی طور پر اقدامات ہونے چاہئیں تو وہ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں نارکوٹکس کے حوالے سے علیحدہ سے ایک ڈائریکٹوریٹ بنایا جا رہا ہے۔ اس ڈائریکٹوریٹ کا کام صرف اور صرف نارکوٹکس کو ہی deal کرنے کا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت اس محکمے میں ڈی جی صاحب ٹیکسیشن کے حوالے سے بھی دیکھتے ہیں، رجسٹریشن کے حوالے سے بھی دیکھتے ہیں اور اس طرح سارے کام ایک ہی ڈی جی کو کرنے

پڑ رہے ہیں۔ ہمارا یہ معاملہ زیر غور ہے بلکہ تقریباً آخری مراحل میں ہے کہ ہم علیٰحدہ ایک ڈائریکٹوریٹ بنا رہے ہیں جو صرف اور صرف اس معاملے کو ہی دیکھے گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن اب آپ کے پاس ٹائم بھی اتنا نہیں ہے اس لئے میری نظر میں یہ کام بہت لیٹ ہوا ہے۔ چلیں اب شروع تو ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ علیٰحدہ ڈائریکٹوریٹ کا قیام جلد ہی عمل میں آجائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شروع تو ہو جائے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال تو pending ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: میں آپ کی اجازت سے اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ نارکوٹکس کے متعلق میں نے پچھلے سیشن میں یہ بات کی تھی۔ میں آپ کے اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نارکوٹکس کا علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں 2016 میں بنایا گیا تھا۔ میں نے جب پچھلی دفعہ سوال کیا تو مجھے اس نارکوٹکس کے بارے میں سوال کرنے کی سزا یہ ملی کہ مجھے suspend کر دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی کہ میں نے آپ والی ہی بات کی تھی کہ نشہ عام ہو رہا ہے، نشہ فروخت کرنے والے عام پھر رہے ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اب یہ بات ہو گئی ہے اسے چھوڑیں۔ راجہ صاحب نے کافی وضاحت سے یہ بات کر دی ہے۔ چودھری اختر علی کا سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2666 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے طریق کار
اورزونز میں تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***2666: چودھری اختر علی:** کیاوزیر آبکاری، محصولات وانسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں پراپرٹی ٹیکس کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور کو کتنے زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(د) ہر زون میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں ان کا انچارج کون ہوتا ہے؟

(ہ) ہر زون سے سال 2018-19 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(و) سب سے زیادہ ٹیکس کس علاقہ سے وصول ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات ونار کوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ):

(الف) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے 477 ملازمین تعینات ہیں جبکہ پراپرٹی ٹیکس کے 5 دفاتر ہیں جو علی کمپلیکس بلڈنگ سیکنڈ فلور، 23 ایمپرس روڈ لاہور، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس فرید کوٹ روڈ بلڈنگ لاہور، M19-20 ماڈل ٹاؤن لاہور، 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ریلوے روڈ رائیونڈ میں واقع ہیں۔

(ب) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس Punjab Urban Immovable Property TaxAct 1958 کے تحت وصول کیا جاتا ہے جس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ ہر مالی سال کے آغاز میں تمام ٹیکس گزاران کو 30۔ ستمبر تک 5 فیصد رعائت کے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اگر کوئی ٹیکس گزار 5 فیصد رعائت سے مستفید نہ ہوتا ہے تو بعد ازاں ہر ماہ 1 فیصد سرچارج کے حساب سے اصل ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ یہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی پر پراپرٹی کی قرقی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے لاہور کو 18 زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) ہر زون میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور ان کے انچارج کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہر زون سے سال 19-2018 کے دوران وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) لاہور میں سب سے زیادہ ٹیکس زون نمبر 5 سے 615.981 ملین روپے وصول کیا گیا۔ اس زون میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان وغیرہ کے علاقہ جات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پراپرٹی ٹیکس لگانے کے لئے جو سروے کیا جاتا ہے وہ لاہور شہر میں کب ہوا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! پراپرٹی کا سروے regular basis پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہمارا اے کیٹیگری سے جی کیٹیگری تک rating area described ہے اور اس میں ہر علاقہ different category میں آتا ہے۔ اگر یہ کسی specific علاقے کا پوچھنا چاہ رہے ہیں تو مجھے بتا دیں میرے پاس شیڈول ہے میں دیکھ کر بتا دوں گا۔ ویسے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر بھی ہر علاقے کے شیڈول ریٹس موجود ہیں وہاں سے بھی چیک کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیپارٹمنٹ annual basis پر assessment کرتا ہے اور اس کے according ہی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اگر ان کو اس سال کی assessment چاہئے تو یہ ہمیں علاقہ بتا دیں ہم ان کو provide کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں پورے لاہور کی بات کر رہا ہوں۔ آپ بہت ہی زیرک ہیں آپ کو پتا ہے کہ تاجروں سے لے کر چھوٹے شہری تک ہر شخص پریشان ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی اور اس کا ریٹ تقریباً ڈیڑھ سو سے لے کر دو سو فیصد بڑھا دیا گیا ہے۔ وہ بیوہ عورتیں جن کو یہ ٹیکس exempt تھا اب ان کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ جو انہوں نے لاہور

میں سروے کیا اور ریٹ بڑھائے تو وہ کتنے فیصد بڑھائے نیز کس کس کیٹیگری میں کس کس بنیاد پر بڑھائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 15-2014 میں لاہور کا سروے ہوا تھا اور assessment residential and commercial base پر جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ assessment ہر سال کی جاتی ہے۔ اس سال ٹیکس پچھلے سالوں سے تھوڑا سا بڑھا ہے اور وہ اس sense میں بڑھا ہے کہ جو کرائے کا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کسی حساب سے بڑھایا ہے یا بیٹھ کر ویسے ہی کہہ دیا ہے کہ اس کو ڈبل کر دو یا تین گنا کر دو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): نہیں، نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہوا ہے۔ یہ بات مجھ تک بھی آئی ہے بلکہ ایک اور ڈیپارٹمنٹ نے اسی طرح کیا تھا پھر میں نے اس کو ٹھیک کرایا ہے۔ بیٹھے بیٹھے ہی تین گنا ٹیکس بڑھا دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں لیکن چونکہ ہر پراپرٹی کی ہر سال assessment ہوتی ہے تو اس حوالے سے ریٹ ضرور بڑھے ہیں لیکن جو کیبنٹ میں فیصلہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ کتنے بڑھے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! یہ کیبنٹ میں decide ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ کہاں decide ہوا ہے۔ یہاں ہاؤس میں ہمارے سامنے جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ ٹیکس کو بڑھانے کا ایک نظام ہوتا ہے اور وہ نظام ایسا ہونا چاہئے کہ غریب آدمی

بھی ٹیکس دے سکے۔ جب وہ بے چارہ ٹیکس نہیں دے پائے گا تو آپ اس کی پراپرٹی ضبط کرنے کے لئے نکل جائیں گے۔ وہ ٹیکس دے ہی نہیں سکے گا کیونکہ آج کل جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ کسی کی نوکری نہیں ہے اور کسی کا روزگار نہیں ہے۔ گیس اور بجلی کے بل اتنے زیادہ ہو گئے ہیں تو پھر وہ کیسے ٹیکس دے گا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سوچنے والی بات یہ ہے کہ ٹیکس بڑھانے کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے۔ میں نے تو اپنے دور میں چار اور پانچ مرلے کے مکان پر ٹیکس ہی چھوڑ دیا تھا، کوئی ٹیکس ہی نہیں لگایا تھا۔ کیونکہ چار پانچ مرلے میں رہنے والا کوئی غریب آدمی ہی ہوتا ہے اور ان کا بڑی مشکل سے گزارا ہوتا ہے۔ ہم نے ٹیکس ہی چھوڑ دیا تھا اور پورے پانچ سال کوئی ٹیکس نہیں لیا۔ ہمارا ریونیو بھی بڑھا تھا اور سارا کچھ ہوا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول (چودھری فیصل فاروق چیمہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ مرلے تک تو ابھی بھی exempt ہے اور باقی پانچ سے دس فیصد سے کہیں پر بھی ٹیکس نہیں بڑھا۔ اگر اس سے زیادہ کی کوئی شکایت ہے تو وہ اپنی اپیل کریں اِنشاءاللہ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر کافی شکایات ہیں۔۔۔(شور و غل)

وہ دیکھیں آوازیں آنا شروع ہو گئی ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ کوئی فارمولا بتا دیں۔ انہوں نے اس سال جو ٹیکس کے بلز بھیجے ہیں وہ تین سو، چار سو فیصد بڑھا کر بھیجے ہیں۔ یہ کوئی فارمولا تو بتا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ آفیسر گیلری میں چٹ بھیج دیں۔ اختر علی صاحب! ابھی وہ دیکھ لیتے ہیں آپ بیٹھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات کو deny کرتا ہوں جو انہوں نے کہا ہے کہ صرف پانچ سے دس فیصد ٹیکس بڑھایا

ہے۔ My own property and my hospital property tax has been increased three poles. تین سو فیصد بڑھ گیا۔ ہر جگہ کا commercial and also the residential areas in Lahore. ہمارے گاؤں میں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیکس بڑھے ہیں۔ میرے پاس کئی لوگ آئے ہیں۔ پرائیویٹ اداروں میں تو آپ نے سیدھا سیدھا تین گنا بڑھا دیا ہے۔ آپ سوچیں کہ ایک ادارے میں تقریباً دو سو افراد کام کر رہے ہیں، ان کی جاب لگی ہوئی ہے اگر وہ ادارہ بند ہو گیا تو جاب تو ویسے ہی کہیں نہیں مل رہی ہے وہ لوگ پھر بے روزگار ہو جائیں گے۔ یہ بات سوچنے والی ہے، یہ آپ سوچا کریں۔ جب آپ بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں، مجھے نہیں پتا کہ کیا فیصلے ہو رہے ہیں لیکن جو بھی فیصلے کرتے ہیں ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے یہ تو اندازہ کر لیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! لوگوں نے stay لئے ہوئے ہیں لہٰذا آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: پھر لوگوں نے stay ہی لینے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسا کام نہ کریں کہ پھر آپ کو کچھ بھی نہ ملے۔ جب لوگ stay لے لیں گے تو پھر گورنمنٹ کو تو کچھ بھی نہیں ملنا۔ پھر اس کا فائدہ کیا ہے؟ ہمارے دور میں سوشل سکیورٹی انسپکٹرز جا کر فیکٹریوں والوں سے جا کر مک مکا کر لیتے تھے اور اس وقت گورنمنٹ ٹکا کر ٹیکس بڑھائی جا رہی تھی۔ چودھری ظہیر صاحب کو اس بات کا پتا ہے کہ میں چیمبرز والوں کے ساتھ بیٹھا اور ان سے کہا کہ آپ جو آسانی سے پیسے دے سکتے ہیں وہ دیں لیکن گورنمنٹ کو دیں۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا ٹیکس کتنا بڑھا تھا؟ وہ دس گنا ٹیکس بڑھ گیا۔ خدا کے لئے کوئی چیز سوچیں تو سہی کہ پہلے کرنا کیسے ہے۔ اب ایک ادارہ ہے وہاں 300 لوگ کام کر رہے ہیں وہ بند کر دے تو پھر وہ جا کر stay لے لیتے ہیں، stay تو پھر سول کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ چلتے ہیں، اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ پہلے جو گورنمنٹ کو ٹیکس آ رہا ہے وہ بھی نہیں آتا۔ یہ سیکرٹری صاحبان ادھر بیٹھے ہیں جب یہ سمریاں بناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میرا ڈیپارٹمنٹ یہاں سے وہاں پہنچ گیا، بندے بھانویں کتھے مرضی پہنچ جاون۔ کم از کم سوچنا تو چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! inflation rate کے مطابق یہ 10 سے 15 فیصد maximum بڑھا سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح چودھری اختر صاحب کہہ رہے تھے یعنی میرے اپنے R-6/119 اور R-6/121 جو کہ گاؤں ہیں ان کے اندر دکانوں کو بھی پراپرٹی ٹیکس کے نوٹسز آئے ہیں۔ اس سلسلے میں، میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کروایا ہوا ہے۔ This is all over the Punjab اس پر ہاؤس کمیٹی بنائے اس سے بڑا ظلم نہیں ہو سکتا، ان حالات میں جبکہ کوڈ سے ابھی لوگ recover کر رہے ہیں تو آپ نے اتنا سنگین اور اتنا۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے آج منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہ بھی آجائیں۔ ہم یہ سارے سوالات pending کرتے ہیں جب منسٹر صاحب آئیں گے تو پھر ہم take up کریں گے۔

(اس مرحلہ پر بحکم جناب سپیکر تمام سوالات مؤخر کئے گئے)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وقت گزر جائے گا۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: انشاءاللہ کوئی وقت نہیں گزرے گا۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 911 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، ان کو کاپی دے دیں۔

سرگودھا: تھانہ بھیرہ موضع چھانٹ گھر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 16 اور 17۔ اکتوبر 2021 کی درمیانی رات اڑھائی بجے موضع چھانٹ تھانہ بھیرہ (ضلع سرگودھا) عمر حیات نامی کے گھر سے ڈاکو اسلحہ کے زور پر خواتین کو یرغمال بنا کر لاکھوں روپے کی نقدی، طلائی زیورات اور قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو کن دفعات کے تحت اور اس واقعہ میں ملوث کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا اس کی اب تک کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ 16 اور 17۔اکتوبر 2021 کی درمیانی شب تین کس مسلح نامعلوم ملزمان نے عمر حیات ولد شیر محمد قوم صدرانہ سکنہ چھانٹ کے گھر داخل ہو کر مبلغ 50 ہزار روپے نقدی، زیورات طلائی، چار چوڑیاں، وزنی دو تولہ، ایک لاکٹ طلائی وزنی ایک تولہ ملکیتی 3 لاکھ روپیہ اور ایک عدد موبائل مالیتی 20 ہزار روپے لے کر فرار ہو گئے ہیں۔

(ب) مدعی عمر حیات کی درخواست پر مقدمہ نمبر 21/599 بجرم 392 ت پ تھانہ بھیرہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ مورخہ 2021-11-17 کو ملزمان محمد عارف ولد اکبر علی قوم میکن سکنہ چبہ پرانا، نمبر 2۔ شاہد عمران ولد اکبر علی قوم میکن سکنہ چبہ پرانا، نمبر 3۔ ظہیر ولد محمد منشا قوم گوندل سکنہ ہرنکوزیر دفعہ 34 ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مختصراً یہ ہے کہ ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اب ان کی شناخت پریڈ ہونی ہے۔ ہم نے شناخت پریڈ کے لئے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو درخواست دی تھی اور انہوں نے ایک مجسٹریٹ کو مقرر کر دیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ کچھ دنوں میں شناخت پریڈ ہو جائے گی اور اس مقدمہ کے چالان کو مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ملزمان جب گرفتار ہو چکے ہیں اور جن ملزمان نے واردات کو تسلیم کیا ہے تو کیا ان سے کوئی برآمدگی بھی ہوئی ہے؟ کیونکہ ہمارا یہ سروکار ہے کہ یہ انتہا کی زیادتی ہوئی ہے ابھی تک جو اس مقدمے کا مدعی ہے اس کو ایک روپے کی برآمدگی واپس نہیں کی گئی۔ اب ہمیں کیا پتا کہ وہ ملزمان کون سے ہیں، کیا پولیس نے کوئی اپنے پاس سے کوئی کارروائی ڈالی ہے اور اگر ملزمان گرفتار ہیں تو انہوں نے جو سامان لوٹا ہے وہ سامان کدھر ہے؟ میری آپ سے صرف اور صرف یہ گزارش ہے کہ خدا کے لئے پورا پنجاب ڈاکوؤں کی زد میں آیا ہوا ہے۔

پورے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے وہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔ جب آپ صبح اٹھ کر اخبار پڑھنا شروع کرتے ہیں تو آپ رحیم یار خان اور صادق آباد سے شروع ہوتے ہیں اور راولپنڈی تک آپ کو ڈاکے ہی ڈاکے نظر آتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ اس میں specific بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک sweeping statement ہے کہ پورا پنجاب ڈاکوؤں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک وقوعہ ہوا، ان کے ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور میں on the floor of the House آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ برآمدگی بھی ہوگی اور مدعی کو برآمدگی بھی پہنچائی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس disposed of ہوا۔ اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 927 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب تک برآمدگی نہیں ہوتی اس وقت اس کو pending کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: برآمدگی کیوں نہیں ہوگی؟ لاء منسٹر صاحب نے on the floor of the House کہہ دیا ہے کہ برآمدگی ضرور ہوگی۔ اب بات ہو گئی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

اوکاڑہ: تھانہ بصیر پور میں ڈاکوؤں کی لڑکی سے اجتماعی زیادتی اور ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9 اور 10۔ نومبر 2021 کی درمیانی شب تھانہ بصیر پور کی حدود میں عنایت کے گھر چار ڈاکو داخل ہوئے اس کے بیٹے فیاض کو رسیوں سے جکڑ کر

اس کی شادی شدہ بیٹی کو دو ڈاکوؤں نے زبردستی اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا اور گھر سے لاکھوں کے طلائی زیورات، قیمتی چارچہ جات اور موٹر سائیکل لے کر فرار ہو گئے؟

(ب) اس افسوس ناک وقوعہ کی بابت اب تک کیا تفتیش ہوئی ہے اس کیس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا۔ جس پر مقدمہ نمبر 672/21 مورخہ 11-11-2021 بجرم 376 اور 392 تھانہ بصیر پور درج ہوا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اس وقت تک جو تفتیش ہوئی ہے تو میں اس کی تفتیش سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ بذریعہ PFSA کرائم سین یونٹ جائے وقوعہ پر پہنچا اور وہاں سے fingerprints لئے۔ جائے وقوعہ سے ملزمان نے جو کپڑا اور دیگر سامان during اس واقعہ کے استعمال ہوا اس کو بھی قبضے میں لے کر DNA کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ Victim عظمیٰ بی بی کا میڈیکل تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حویلی لکھاں سے کروایا گیا ہے اور اس کے ٹیسٹ کو PFSA لاہور بھیج دیا ہے۔ یہاں بذریعہ IT Team موقع کی Geofencing کروائی گئی اور ابھی مزید کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ ڈی پی او صاحب نے اس میں مختلف investigation teams بنائی ہیں لیکن میں مختصراً یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم نے تقریباً 37 کے قریب لوگ اس مقدمے میں اس وقت تک گرفتار کئے ہیں جن سے investigation ہو رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ جب DNA کا رزلٹ آجائے گا اور ان کے samples کو match کیا جائے گا تو اس مقدمہ کی تفتیش کے رزلٹ بھی سامنے جائیں گے۔ ہمیں تھوڑا سا اس میں مہلت چاہیئے جب تک رزلٹ موصول نہیں ہو جاتے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ویسے کب تک ان کا رزلٹ آجائے گا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر PFSA میں request کرلوں گا کہ جتنی جلد ممکن ہو ہمیں ٹیسٹ کے رزلٹ مل جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ اتنی بڑی زیادتی اور اتنا بڑا ظلم ہوا ہے۔ اب یہ ڈاکوؤں کا وتیرہ بن گیا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! I assure you کہ میں PFSA سے personally request کروں کہ ہمیں اس کا رزلٹ جلد دیا جائے تاکہ ہم اصل ملزمان تک پہنچ سکیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف دو منٹ لوں گا کہ یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے۔ یہ سید ہیں جس کی بیٹی کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب وہ بات ہو گئی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ ایک تو ان کے ساتھ وقوعہ ہوا ہے، اس کی تشہیر تو کم از کم بند ہونی چاہئے۔ آپ تشہیر نہ کریں، دیکھیں یہ sensitize ہو گیا ہے، پتا چل گیا ہے اب اُس کے اوپر کام ہو رہا ہے کیونکہ یہ اتنا بڑا واقعہ ہے یہ کوئی چھپانے والی بات ہے۔

(اذان عصر)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں پوائنٹ آف آرڈر کی بات نہیں ہے۔ جی، افتخار حسین چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر میں اس پر مزید بات نہیں کرتا۔ راجہ صاحب اس کو خود دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔ آپ یہ سمجھا کریں ایسے اچھا نہیں لگتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسے آپ نے فرمایا یہ sensitive معاملہ ہے SP Investigation یہاں پر اس وقت بھی موجود ہیں میں اُن سے کہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: SP Investigation بھی اس کو سن رہے ہیں وہ یہ سن لیں کہ یہ ساری اسمبلی کا concern ہے یہ صرف ایک ممبر کا concern نہیں ہے روز ہی یہ کام ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو بھی investigation میں پیشرفت ہو گی معزز ممبر کو بھی آگاہ کریں گے۔

جناب سپیکر: بس افتخار حسین چھچھر صاحب کو inform رکھیں۔ راجہ صاحب! اب دوسری بات یہ ہے، یہ سارے ہاؤس کا مسئلہ ہے محترمہ خدیجہ عمر ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہیں اُس کے لئے معزز ممبر قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں گی۔ جی، محترمہ! آپ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کے حوالے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنانے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے" **قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے**"۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے" **قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے**"۔

یہ already وفاق میں ہو چکا ہے وفاق نے یہ فیصلہ کر دیا ہے اور یہ صرف وفاق میں ہوا ہے ہم چاہ رہے ہیں کہ پنجاب کو بھی یہ کریڈٹ جانا چاہئے تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں اسمبلی کے انعقاد کو یقینی بنائیں اور دوران اسمبلی قومی ترانے سے پہلے "قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درود شریف پڑھا جائے اور ملک پاکستان کی حفاظت اور ترقی کے لئے دُعا کی جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی لیتے ہیں آج کا دن ہم نے agriculture پر discussion کے لئے رکھا تھا تو آج زراعت پر discussion ہونی تھی۔ راجہ صاحب! آج agriculture کے منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج تیسرا دن ہے کوئی متعلقہ منسٹر تشریف نہیں لا رہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس بارے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ پہلے راجہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

زراعت پر بحث کو کسی اور دن رکھنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آج صبح ہی مجھے in writing منسٹر صاحب کی طرف سے ملا کہ وہ کسی سرکاری مصروفیت کے سلسلے میں یہاں ایوان میں تشریف نہیں لا سکتے اور بقول اُن کے کہ وہ اس وقت رحیم یار خان میں موجود ہیں تو اس لئے میری استدعا ہو گی کہ agriculture پر discussion کو pending کر لیں، اس کو اگلے دن پر لے جاتے ہیں اس general discussion کو ہم بدھ کو رکھ لیتے ہیں لیکن میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں اسمبلی سیکرٹریٹ کو یا مجھے قبل از وقت پتا چل جاتا یا inform کر دیا جاتا تو ہم اس کا کوئی متبادل نکال سکتے تھے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! منسٹر صاحب کو کوئی اچانک mission آ گیا تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں انشاءاللہ تعالیٰ اس general discussion کے لئے نئی date رکھ لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جمعہ والے دن کو بھی یہی ہوا تھا کہ پورے ہاؤس کے اندر صرف دو منسٹرز موجود تھے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تو ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہی میں کہہ رہا ہوں کہ جمعہ کو بھی دو منسٹر تشریف فرما تھے ایک راجہ صاحب تھے اور دوسرے چودھری ظہیر الدین تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں پورے ہاؤس نے اس پر اپنے concerns کا اظہار کیا کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ کوئی منسٹر یہاں۔۔۔

جناب سپیکر: آج تو کافی منسٹر صاحبان آئے ہوئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آج بھی 50 کی Cabinet میں سے 7 یا 8 منسٹر آئے ہوئے ہیں یہ میں گن رہا تھا تو یہ بھی کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہر مشکل کا حل راجہ بشارت کی شکل میں حکومت پنجاب نے دیکھ لیا ہوا ہے سارے منسٹر اُتنے ہی ذمہ دار ہیں۔ آج جیسے آپ نے بات کی کہ agriculture کے اُوپر debate ہے میرا یہ ماننا ہے کہ دو components ہیں جو ہم پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں چاہے حکومتی سائڈ سے کریں، چاہے اپوزیشن کی سائڈ سے کریں۔ ایک حکومت کی نمائندگی منسٹرز کرتے ہیں اور اُس کے بعد انتظامیہ کی نمائندگی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہمارے officials کرتے ہیں لیکن ہم اُن کو تب پابند کر سکتے ہیں اگر وزراء یہاں پابند ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وزراء تو اپنی ذمہ داری پوری نہ کریں اور ہم یہاں کھڑے ہو کر کہ اب فرض کریں agriculture کے اوپر بحث ہے یہاں ہمارے بہت سارے دوستوں نے تیاری کی

ہوئی ہے وہاں جو کسانوں کو یا labor force کو مسائل ہیں اُس پر بات کرنی ہے تو officials کو مخاطب ہم بعد میں کریں گے بلکہ اپنے وزیر کی وساطت سے ہم نے اُن کو مخاطب کرنا ہے۔ آخر میں یہ بھی کہوں گا اس مسئلے کا بھی کوئی حل ڈھونڈے میں نے یہ سُنا ہے کہ آپ اس چیئر سے جب پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے کسی وزیر کو سوال کرتے ہیں اور اگر وہ آپ کا سوال کسی وزیر کی طبیعت پر گراں گزرے تو وہ باہر جا کر کہتا ہے کہ میں ہن ایتھے آ کے کسے سوال دا جواب نہیں دینا، اس طرح بھی غیر حاضری ہو رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پورا ہاؤس۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع صاحب! تُسیں گرمی نہ دِوا و مہربانی کرو۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں گرمی نہیں دلا رہا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ چودھری پرویز الٰہی کی بات نہیں ہے اس چیئر کی بات ہے آج آپ نے محکمہ ایکسائز کے اوپر بھی جو آپ کا تجربہ تھا اس حوالے سے پورے ہاؤس اور ڈیپارٹمنٹ کو راہنمائی دی۔ اگر وزراء آپ کی بات کا برا منا لیں اور کہیں کہ ایہہ پیاں نیں کتاباں۔۔۔

جناب سپیکر: خان صاحب! میں تو ڈیپارٹمنٹ کے فائدے کے لئے بات کر رہا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے جمعہ کے دن بھی بات کی تھی کہ جو 2002 سے 2008 تک کی اسمبلی تھی اس دور میں آپ چیف منسٹر، راجہ صاحب لاء منسٹر اور چودھری ظہیر الدین بھی منسٹر تھے۔ اس دور میں پانچویں سال بھی وزراء کی دلچسپی اسی طرح تھی جس طرح کہ پہلے سال میں تھی۔ پی ٹی آئی کی حکومت میں تین سالوں میں ہی یہاں پر سناٹا چھا گیا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ ان میں اتنی مایوسی کیوں ہے؟ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں یہ ابھی سے ہار مان گئے ہیں لیکن ہم ان کو ہمت دلاتے ہیں کہ ابھی تو چوتھا سال شروع ہوا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! چلیں، اب جانے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس دن بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی اس دن یہ طے ہوا تھا کہ ہم جمعہ کے دن مہنگائی پر بات کریں گے لیکن بعد میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم

Monday کو اس پر بات کر لیں گے۔ ایک تو گورنمنٹ کا بزنس نہیں ہوتا اور session call کر لیا جاتا ہے جس کے باعث ہمیں مجبوراً چھٹیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ہم ایک سیشن بدھ والے دن کرتے ہیں پھر ایک چھٹی کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر ہم جمعۃ المبارک والے دن سیشن کرتے ہیں، پھر دو چھٹیاں آ جاتی ہیں اس کے بعد پھر ہم Monday پر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! ہم آپ کے بغیر ویسے ہی اُداس ہو جاتے ہیں کیونکہ آپ کو اتنی دیر سے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی بہانے باقی تمام ساتھیوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے کہ ملاقات ہو جاتی ہے لیکن اس ملاقات کا کوئی اور ذریعہ بنا لیا جائے۔ آج یہاں وزٹنگ گیلری میں کسی سکول سے بچے ہمیں دیکھنے آئے ہوئے ہیں تو یہ یہاں سے کیا message لے کر جائیں گے؟ ہم یہاں۔۔

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! بچے پھر بھی یہاں سے خوش ہی جائیں گے آپ اس بات کی فکر نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم یہاں آتے ہیں لیکن ایک وزیر کے نہ آنے کی وجہ سے قوم کا کروڑوں روپیہ ضائع ہو گیا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ مہنگائی آئے روز لوگوں کی جانیں لے رہی ہے۔ آج عام آدمی مہنگائی کی چکی میں پس کر رہ گیا ہے۔ اگر ایک وزیر نہیں آیا تو کیا ہم یہاں پر بات نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: مرتضیٰ صاحب! ہن تے کنے ہی آ گئے نیں ایس لئی ہن تے بس کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسیں تے جناب دی وجہ توں بس ہی کر دیاں گے لیکن جدوں اسیں حلقیاں وچ جانا اے فر ساڈی بس بس ہو جانی اے۔ مینوں تے خوف آندا اے کہ ایہہ لوک کویں اپنے حلقیاں وچ جاون گے۔ اسیں تے چلو کیتا ای کج نئیں۔ اگر ساڈی قوم یا عوام سانوں جتیاں ماردی اے تے ایہہ اونہاں دا حق بندا اے کیونکہ اسیں اونہاں لئی کیتا ای کج نئیں۔ سانوں ملیا ای کج نئیں اسیں اک ایسی حکومت دا سامنا کر دے پئے آں کہ جنہاں نوں ایہہ اندازہ ای نئیں کہ اسیں ٹیکس وی لئی جارئے آں اور اسیں لوکاں دے حقوق وی غصب کیتی جارئے آں۔ میں کہنداواں کہ ایہہ کویں اپنے حلقیاں وچ جاون گے اینہاں نوں کسے نے نئیں پچھنا کہ

تسیں 40روپے دا تیل لیا سی تے 140 روپے لٹر کر چھڈیا اے تے آیا کہ ایہہ کسے نوں وی جواب دہ نئیں ہیں؟ اینہاں نوں کسے نئیں پچھنا کہ تسیں 100 روپے گھیو لیا سی تے 400روپے دا وپچی جاندے او۔ اینہاں نوں کسے نئیں پچھنا۔ ہر چوک چوراہے دے وچ لوکاں اینہاں نوں جُتیاں وی مارنیاں نیں اور گالاں وی کڈنیاں نیں اور سوشل میڈیا دے اوتے جو حالات۔۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 23-نومبر 2021 صبح ساڑھے گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔